Day: Date:

سوال نمبر ۲

۲ اسلام کا سماجی نظام

تعارف

معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے اور وہ سب ایک ہی ماں کی اولاد ہوتے ہیں۔ اسلامی معاشرہ بھی یہی تعلیم دیتا ہے جہاں سبھی لوگ برابری کی بنیاد پر، بھائی چارہ، عدل و انصاف، ایفائے عہد اور راست بازی جیسی خصوصیات کا حامل معاشرہ ہوتا ہے۔ جہاں ہر طبقے کے لوگوں کے الگ الگ حقوق دیے گئے ہیں کہ وہ معاشرے میں سکھ سے جی سکیں۔ جہاں اسلام کے سماجی نظام نے لوگوں کو بہت سے حقوق سے نوازا ہے وہیں ان کو یہ بھی سکھایا ہے کہ یہاں کس طرح جینا ہے مثلاً تفرقہ بازی کی مخالفت، نکاح کو عام کرنے کی ترغیب، شرپسندی کو ختم کرنا، شرم و حیا کا پیکر کرنا کہ یہی دین کی بنیاد ہے۔ بدیں علاوہ دینِ اسلام کا سماجی نظام امر بالمعروف نہی عن المنکر کی تلقین کرتا ہے اور ظالم اور مظلوم کی مدد کرنے کو کہتا ہے۔ یہ تمام چیزیں مل کر دینی معاشرے کو خوبصورت بناتی ہیں۔ لہٰذا بحث اسلام کے سماجی نظام کی خصوصیات بیان کرنے پر مشتمل ہوگی۔

سماج کی تعریف

اسما

سماج یا معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے اور اصلاح

میں ان تمام افراد کو ایک ہی ماں کی اولاد کہا گیا ہے۔ یہی
دینِ اسلام کے سماج کا بھی خاصہ ہے۔

اسلامی سماج

اسلامی سماج اس سماج کی تعریف ہے جہاں تمام لوگوں کو ذاتی زندگی کے تمام حقوق میسر آتے ہیں مثلاً اُن کو عدل و انصاف، رحم و شفقت کا حق دیا گیا ہو۔ جہاں زکوٰۃ دینے، لوگوں سے ہمدردی کرنے اور حسد سے بچاؤ کی تلقین کی جا سکے۔

اسلامی سماج کی خصوصیات

انسانی سماج مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔

۱۔ عدل و انصاف:

اسلام کا سماجی نظام عدل و انصاف سے بھرپور معاشرے کی ترتیب کرتا ہے۔ یہاں آزاد عدلیہ ہے جس پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں ڈالا جاتا۔ اسی واسطے اللہ کے نبیؐ نے بھی ارشاد فرمایا تھا کہ:

"اگر میری بیٹی بھی چوری کی
مرتکب ہوتی تو میں اس کا بھی
ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا"

آپؐ نے مزید فرمایا کہ:

"تم لوگوں میں سے پچھلی قومیں
اسی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں کیونکہ وہ

Date:

امیروں کے گناہوں کو گناہ
نہیں سمجھتے تھے جبکہ غریبوں کو سزا دیا
کرتے تھے"

اسی بنیاد پر مساوی عدالتوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔

۲۔ بھائی چارہ:

اسلام کے مطابق تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس کی سب سے بڑی مثال ریاستِ مدینہ کی بنیاد ڈالنے کے بعد نبیؐ سے ملتی ہے۔ جنھوں نے انصار اور مہاجرین کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے

" انما المؤمنون اخوۃ " (الحجرات)

"بے شک تمام مسلمان آپس میں بھائی
بھائی ہیں"

۳۔ رحم و شفقت:

اسلامی معاشرے میں بچوں پر رحم اور بوڑھوں پر شفقت کا برتاؤ رکھنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ نبیؐ کا ارشاد ہے کہ:

"جو لوگ بچوں اور بوڑھوں پر
رحم نہیں کرتے وہ ہم میں سے نہیں"
(الحدیث)

پس بچوں اور بوڑھوں پر رحم کرنا ایک معاشرتی نظامِ اسلامی کا ایک خاصہ ہے۔

CamScanner

Day: Date:

۴۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر

معاشرے میں ہونے والی برائیوں کے خلاف آواز اٹھانا اور انہیں روکنا اسلامی سماجی نظام سکھاتا ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ:

"ظالم اور مظلوم کی مدد کرو"

کسی نے دریافت کیا کہ مظلوم کی مدد کی سمجھ آئی مگر ظالم کی مدد کرنا کیسا ہے تو آپؐ نے فرمایا

"ظالم کو ظلم سے روکنا اس کی مدد کرنا ہے" (بخاری)

۵۔ مرد و خواتین کے بارے میں

اسلامی معاشرہ عام مسلمانوں کو شرم و حیا کی تلقین کرتا ہے۔ اور اپنی نظروں اور جسم کی حفاظت کرنے کو بھی کہتا ہے

"دین کی بنیاد شرم و حیا پر قائم ہے"

برائی کو روکنے کے لئے نکاح کو عام کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس پر سورۃ نور میں ارشاد ہوتا ہے جس کا مفہوم درج ذیل ہے:

"اور زنا کی مرتکب کے لئے پتھروں سے مار مار کر اسے ہلاک کر دینا ہے"

پس اسلام میں بیواؤں اور رنڈوؤں کو دوبارہ شادی کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ وہ کبھی برائی کی طرف مرتکب نہ ہوں۔

CS CamScanner

۶۔ صبر و تحمل

اسلامی سماج میں اگر کسی مسلمان کو تکلیف پہنچی ہے تو اسے صبر و تحمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے مثلاً مسلمان گھرانے میں اگر کوئی وفات پا گیا ہے، یا کسی نے اسے زبانی کلامی ایذا پہنچایا ہو اس پر صبر اور معافی کی روش اپنانے کو کہا گیا ہے۔

واصبر صبراً جمیلا

۷۔ شرپسندی کا خاتمہ

اسلامی معاشرہ شرپسندی کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ مثلاً صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے تو بغیر سوچے سمجھے لڑ جانا یا اگر کوئی شخص زیادہ غصے والا ہو تو دوسرے شخص کو جانی یا مالی نقصان پہنچانا۔ جبکہ دین کہتا ہے کہ:

"ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے"

تنقیدی جائزہ

آج ہمارے معاشرے کو دیکھا جائے تو یہاں صرف برائے نام اسلامی معاشرہ ہے جہاں لوگوں کے حقوق و فرائض کا قطعاً خیال نہیں رکھا جاتا۔ ایک اسلامی معاشرہ تبھی پلتا ہے جب وہاں مندرجہ بالا حقوق فراہم کئے جائیں۔

CamScanner

Day: Date:

حاصلِ بحث

اسلامی معاشرہ امن و آشتی اور فرقہ پرستی کے گھناؤنے خیالات سے پاک معاشرے کی طرف راغب ہونے کی تلقین کرتا ہے۔ جہاں اگر لوگوں کو عدل و انصاف کی فراہمی، بھائی چارہ کی فراہمی، زکوٰۃ ادا کی جا رہی ہے یا امر بالمعروف نہی عن المنکر کا طریقہ اپنایا جا رہا ہے، جہاں بزرگوں، بچوں اور مرد و خواتین کو مکمل حقوق کی فراہمی ہو رہی ہے وہی ایک اصل اسلامی معاشرہ ہے ورنہ ان تمام باتوں سے خالی معاشرہ اسلامی معاشرہ نہیں کہلاتا ہے۔

CamScanner

Date:

Day:

سوال نمبر ۱

امتِ مسلمہ کو درپیش موجودہ چیلنجز اور ان کا حل

تعارف

مسائل ایسے معاملات کو کہا جاتا ہے جو عملی کارروائی یا حل کے طالب ہوں۔ اُمتِ مسلمہ کو بھی بہت سے مسائل درکار ہیں جو بہت سی اندرونی اور بیرونی جہتوں سے حل کر جنم لئے ہوئے ہیں۔ مسلمان کو آج بہت سی جہتیں ان کی قدامت پسندی، اپنا اصل کو کھو دینے یا پھر بھول جانے، تعلیم کی کمی خاص کر سائنس یا جدید تعلیم، اور آپسی اتحاد کی کمی کے باعث ہیں جس کا فائدہ بیرونی قوتیں اُٹھاتی ہیں اور ان کی اپنے زہر لئے ہوئے ہیں جس کی سب سے بڑی مثال پاکستان، فلسطین، شام وغیرہ جیسے ممالک ہیں۔ ان تمام مسائل کا کئے بہت سے حل ہیں جن میں کچھ یہ ہیں کہ سب سے پہلے اتحاد و یگانگت کی روح آپس میں پھونکی جائے، قدامت پسندی کا خاتمہ کیا جائے اور اپنی تعلیم کو جدید بنایا جائے جو مغربی طرز کے مطابق نہ ہو۔

مسائل کی تعریف

مسائل ایسے معاملات کو کہا جاتا ہے جو عملی کارروائی یا حل کے طالب ہوتے ہیں۔

Day:

Date:

مسلمانوں میں اندرونی جہتیں

١- سائنسی ترقی

مسلمانوں اور یورپ کی تعلیم میں سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ وہ سائنس کی علمی تحقیق میں ہم سے سبقت رکھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم ان کی مشینری استعمال کرنے پر مجبور ہیں اور اپنی معیشت ان سے کم رکھتے ہیں۔ (یہ وہ لوگ ہیں)

٢۔ اجداد کو پسِ پشت ڈالنا

ہم (امت مسلمہ) نے اپنے آباؤ اجداد کی پندونصائح پس پشت ڈال کر خود کو خود اس مصیبت میں گرفتار کیا ہے۔ جبکہ یورپ ہماری کتب کو چرا کر ان پر مسلمان ہیروز کے ناموں کو اپنی زبان میں رنگ دینے کے بعد، ان سے تعلیمات لے کر مسلمانوں پر سبقت لے گیا ہے۔

٣- جدید مغربی نظام کی جانب راغب ہونا

مسلمان قوم کے زوال پذیر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے اسلامی جمہوری حکومت کو مغربی جمہوری حکومت بنا ڈالا ہے جبکہ اقبال اس نظام کی پیشن گوئی کچھ یوں کرتے ہیں:

تم نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر
(ابلیس کی مجلسِ شوریٰ)

Day: Date:

۳۔ سبا
۳۔ اتحاد میں کمی

اپنے بڑوں تک اس قول کو بھی آج امتِ مسلمہ بھلائے بیٹھی ہے کہ عام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور قائداعظم بھی لیکر جایا تھا:

(اتحاد، ایمان، تنظیم)

جبکہ آج امت مسلمہ فرقہ واریت کی تہہ میں کھو گئی ہے۔ اسلام فرقہ واریت کو پسند نہیں کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتحاد میں کمی کے باعث اور او آئی سی کا رکن ہونے کی باوجود کچھ نہ کر کی سکت نہ رکھتا ہے۔ اور آج ان ممالک، فلسطین، شام اور کشمیر جیسی ریاست پر ظلم بڑھ دوڑ رہا ہے۔ مطلقہ جبکہ مسلمان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔

بیرونی وجوہات

1۔ ویٹو کا حق نا ملنا
2۔ سود پر مبنی معیشت
3۔ مالی حالتِ زار

۱۔ ویٹو کا حق

آس دنیا کی قریباً سوا ارب کی آبادی ہونے کے باوجود کوئی بھی ملک ایسا نہیں ہے جو ویٹو کا رکن بنا ہو۔

سود پر مبنی معیشت

اسلام سود لینے اور دینے والے کیلئے سخت مخالف کرتا ہے جبکہ عام مسلم ممالک کی معیشت سود کے نظام پر کھڑی ہے۔